خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
23- اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 238 سوموار 27 جمادی الاول-1416ھ' 23 اخاء 1374ھش' 23- اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ و خیرات کرنے سے بلا ٹل جاتی ہے

دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا۔ نہ اس کی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے۔ بہر حال وہ بھی خدا تعالیٰ کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتا ہے۔ (کلام الٰہی) میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلاں قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا۔ مگر جب انہوں نے توبہ کی تو پھر عذاب ہلاکت ٹل گیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حواس ظاہری میں بھی معمر ہو کر بہت کچھ فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اندھے ہو جاتے ہیں۔ بہرے ہو جاتے ہیں۔ چلنے پھرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اور قسم قسم کی مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ زمانہ بھی بڑا ہی ردی زمانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے بیچ کا زمانہ ہے یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے' کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں' لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں' لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دے گا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 198)

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ کی طالبہ عزیزہ طیبہ بشریٰ بنت مکرم چوہدری اقبال بھٹی (وفات یافتہ) نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے امتحان انٹرمیڈیٹ 1995ء میں پری انجینئرنگ گروپ (طالبات) میں 877 نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ کو ہفتہ کے روز فیصل آباد میں بورڈ کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں دیگر طلباء و طالبات کے ہمراہ انعامات دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیزہ کی اس کامیابی کو دین و دنیا میں بیش از پیش کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اپنے بے حد فضلوں سے نوازتا رہے۔

مجالس موصیان

○ ہر اس جماعت میں جہاں تین یا اس سے زائد موصی افراد ہوں ایک مجلس موصیان قائم کی جائے۔

(مجلس کارپرداز)

ولادت

○ مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عدیل احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ولی محمد صاحب آف بھکہ شریف کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مقیم جرمنی کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی والی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الصمد رفیق چوہان صاحب ابن مکرم محمد صدیق چوہان صاحب ساکن دار الصدر غربی ربوہ کراچی میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے 6- ستمبر کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے اگلے روز ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بعد ادائیگی جنازہ قبرستان نمبر1 میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گھروں کو سلیقے سے رکھیں اور صفائی کا اہتمام کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہئے اور صاف ستھرا رہنا چاہئے پاکیزہ رہنا چاہئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہئے۔ بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے' پھر پیاز کاٹے' کھانا پکایا' اس کی بو بدن میں رچ گئی' کپڑوں میں رچ گئی لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں۔ وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے۔ آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اس کی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی۔ پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔ ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے' بہت پرانی بات ہے۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعتاً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دھلا ہوا کپڑے جو ماں نے تیار رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرز بود و باش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑا خود سیتے تھے۔ پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن' پاکیزہ لباس صاف ستھرا خوشبو سے معطر۔ یہ زینت ہے۔ زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ۔ جو زینت محمد رسول اللہ ؐ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک بدن ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف

باقی صفحہ 7 پر

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- اخاء 1374 ھش 23 - اکتوبر 1995ء

سرسبز شاخیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"اے میرے عزیزو' میرے پیارو' میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی' اپنا آرام' اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں"۔

اس ارشاد میں سب سے پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب نے جماعت کے ہر فرد کو اپنے درختِ وجود کی سرسبز شاخ سے مثال دی ہے۔ یعنی ہم میں سے ہر شخص کو بالکل ویسا ہی بننے کی کوشش کرنی چاہئے جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ ایک درخت کی مختلف شاخیں مختلف قسم کی ہوں چھوٹی بڑی شاخیں تو ہو سکتی ہیں لیکن ہر شاخ میں وہی خصوصیت ہو گی جو اس درخت کی جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ مثلاً آم کے درخت کی ہر شاخ کو جو پھل لگے گا وہ آم ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی شاخ کو آم لگے اور کسی کو کچھ اور پس ہمارے لئے انتہائی ضروری بات یہ ہے کہ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اپنے سامنے رکھیں اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔

حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد اپنی زندگی' اپنا آرام' اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کر رہے ہیں۔ کیا ہم واقعی ایسا کر رہے ہیں۔ اگر جواب مثبت میں ہے تو یقیناً ہم حقیقی طور پر احمدی ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امنگوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ ہمیں اپنی زندگی' اپنا آرام' اپنا مال اتنے پیارے ہیں کہ ہم انہیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں تو یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ہماری احمدیت میں یعنی ہمارے صحیح طور پر احمدی ہونے میں کہیں نہ کہیں جھول آگیا ہے۔ ہمیں اس جھول کو دور کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی اپنا آرام اور اپنا مال سب کچھ ہمہ وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حقیقی معنوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بن سکیں۔ نہ صرف شاخیں بلکہ سرسبز شاخیں۔ کیونکہ بعض اوقات درخت پر بعض شاخیں سوکھ بھی جاتی ہیں اور انہیں کاٹنا پڑتا ہے۔

پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا احمدی بنائے کہ ہمارے متعلق یہ کہا جا سکے کہ ہم واقعی حضرت صاحب کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں۔

مَیں نہ غالب بنا نہ میر بنا
احمدیّت کا اِک فقیر بنا
فخر ہے مجھ کو اپنی غربت پر
مَیں نئی قِسم کا امیر بنا

ابوالاقبال

حسن رہتاسی

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

ابتدا سازم بنامِ پاک آں بے ابتدا
آنکہ در ذات قدیمش راہ نیابد انتہا

آج کیوں اِترا رہی ہے صحنِ گلشن کی ہوا
کیوں فضائے بوستاں ہے اس قدر فرحت فزا

کیوں ترنّم ریز ہیں سب طائرانِ خُوشنوا
کیوں عروسِ گل کا جوبَن آج ہے نکھرا ہوا

خندۂ گل کیوں اچنبھا سا نظر آتا ہے آج
کیوں نئے انداز میں اُٹھتی ہے بلبل کی صدا

کیوں تبّسم روکش قہقہہ ہوا جاتا ہے یوں
خندۂ گل سے بھی ہے خاموشیٔ غنچہ سوا

نکہتِ گُل اور غنچہ کی مہک جاں آفریں
اور یہ جاں آفرینی- صنعتِ کلکِ قضا

یوں خمیدہ باز برگ و گل سے ہیں شاخ و شجر
پیشِ داور جس ادا سے ہو کوئی عابد جُھکا

صحنِ گلشن میں سکوتِ پیہم آبِ رواں
خشیت اللہ سے دلِ مومن ہو جوں پگھلا ہوا

یوں لبِ جُو ہے قیامِ سرو بالا جس طرح
منزلِ مقصود پر پہونچا ہوا ہو- پارسا

ورقِ گل را گرہے بنی بچشم معرفت
تجھ پہ کُھل جائے حق و حکمت کا ہے دفتر کھلا

بس حَسن اب دیکھ لی موزونیٔ طبعِ رواں
چھوڑ تشبیہات کو اور بر سرِ مطلب بیا

ہاں کہیں ایسا نہ ہو اربابِ مجلس بول اٹھیں
آگیا ہے بزم میں یہ بھی کوئی ہرزہ سرا

کچھ تو آخر چاہئے ارکانِ محفل کا لحاظ
وہ بھی پھر اہلِ قلم- اور صاحبِ فہم و ذکا

یہ طریقہ یہ سلیقہ- بزم کا یہ ربط و ضبط
شاذ و نادر ہی ملے گا میر صاحب کے سوا

اِک نظر اصحابِ مجلس کی طرف بھی چاہئے
ہیں ہمہ تن گوش سب یار و عزیز و آشنا

صد گرہ وارد- گرہ بر مصرعۂ دُرّ ثمین
نیست آساں گرہ برقولِ جنابِ میرزا

گر تُرا باور نیائد بر تو مے خوانم عزیز
غور کُن در بندشِ الفاظ و در معنے در آ

"چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا"

الفضل 32-4-24

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امانی اور امیدیں رکھتا ہے۔ لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سنی جاتی ہیں یا خلاف امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن صالحین اور عباد الرحمان کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی مرضی ہو جائے۔ دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار ہو۔" (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ان دعاؤں کا ذکر چل رہا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ بندوں نے کیں اور جن کا ذکر بطور خاص (کلام الٰہی) میں محفوظ فرمایا گیا۔

ایک دعا حضرت اقدس محمد (رسول اللہ ﷺ) کی دعا کے طور پر محفوظ ہے۔ (-) کہ اس نے کہا یعنی محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا (-) کہ اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے (-) اور ہمارا رب بہت ہی رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا ہے۔ (-) اور ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے (-) جو تم ہمارے خلاف بناتے ہو۔

اس دعا کا پس منظر اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے کہ اس میں پہلے زبور کی اس (خدائی خبر) کا ذکر ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فلسطین کی زمین خدا تعالیٰ کے عبادت گزار، صالح بندوں کو عطا کی جائے گی (-) اس سے کچھ آیات کے بعد پھر یہ آیت آتی ہے۔ (-) یعنی محمد رسول اللہ ﷺ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا یا میں نہیں جانتا کہ یہ جو وعدہ ہے شاید تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بنے اور (-) اور کچھ عرصہ کے لئے تمہیں اس سے فائدہ پہنچے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے مطلع فرمادیا تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کے صالح عبادت گزار بندے بہرحال اس سرزمین کے وارث بنائے جائیں گے مگر وقتی طور پر اس پر غیروں کا قبضہ ہوگا کیونکہ یہ آیت بہرحال مسلمانوں سے متعلق آنحضرت ﷺ کا بیان شمار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ وعدہ کہ خدا کے پاک بندوں کو اور عبادت گزار بندوں کو زمین دی جائے گی ایک مستقل وعدہ ہے اور جس قوم کو مخاطب کرکے آنحضور ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ (میں نہیں جانتا کہ یہ وعدہ تمہارے لئے آزمائش ہے) اس سے کوئی مخالف گروہ مراد ہے مسلمان مراد نہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یہ کیا آزمائش لے کر آئے گی یعنی یہ زمین جس پر تم قابض ہوگے تمہارے لئے کیا آزمائش کا موجب بنے گی۔ (-) ہاں کچھ مدت کے لئے تمہیں ضرور اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد یہ دعا ہے (-) اے میرے رب! حق سے فیصلہ فرما دے۔

مجھے یاد ہے جب سے خلیج (Gulf) کا تنازعہ چل رہا تھا تو اس وقت بھی میں نے بہت سوچ کر یہی دعا کرنے کی احباب جماعت کو تلقین کی تھی کہ کسی ایک طرف کی بجائے حق کے جیتنے کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حق کو فتح عطا فرمائے۔ پس چونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی دعا کے ساتھ یہ دعا منطبق ہو جاتی ہے اور بعینہٖ اسی مضمون کی دعا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کے ساتھ اس دعا کا خاص تعلق ہے اور یہ فیصلے ابھی ہونے باقی ہیں، کسی ایک فریق کے جیتنے یا نہ جیتنے کی بحث نہیں ہے بلکہ اس تنازعہ کے نتیجے میں جو کچھ بھی آگے جدوجہد کا ایک سلسلہ جاری ہونے والا ہے، جو حالات بھی پیدا ہوں گے بالآخر ہماری دعا یہی ہے کہ اے خدا! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور جن لوگوں کے مقدر میں یہ سرزمین لکھی گئی ہے بالآخر ان تک یہ پہنچے۔ چنانچہ اس کے بعد آنحضور ﷺ اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔ (-) کہ ہمارا رب بہت ہی رحمت کرنے والا، بے انتہاء دینے والا، بن مانگے دینے والا ہے اور جو کچھ یہ لوگ ہم پر باتیں بناتے ہیں یا تم لوگ ہم پر باتیں بناتے ہو ان کے خلاف یہی ہمارا رب مددگار ہوگا اور مددگار ہے۔ پس اس وسیع تر معنی میں یہ دعا کرنی چاہئے۔

اس کے بعد دوسری دعا حضرت نوحؑ کی دعا ہے۔

اس سے پہلے کی آیات میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم کے سرداروں نے آپ کے متعلق طرح طرح کی باتیں بنائیں اور کہا کہ تم محض اپنی فضیلت چاہتے ہو اور خدا کا پیغام ہم تک پہنچانا محض ایک بہانہ ہے اور پھر یہ کہا کہ اگر خدا چاہتا تو اپنی طرف سے فرشتے نازل فرماتا۔ کجا یہ کہ تمہیں ہم پر پیغمبر بنا کر بھجواتا جو محض ایک انسان ہو، اس سے تمہیں کوئی حیثیت حاصل نہیں اور پھر یہ بھی کہا کہ انسان ہی نہیں ایک مجنون انسان ہو۔ تمہیں تو جنون ہو چکا ہے، دیوانے ہو گئے ہو۔ پس ہم اس بد انجام کا انتظار کر رہے ہیں جو تمہیں پہنچے گا۔ اس پر حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی (-) اے میرے رب! میری نصرت فرما، (بسبب انہوں نے جو جھٹلایا) کا ایک ترجمہ یہ ہے اور یہی ترجمہ حضرت امام جماعت الثانی نے بھی کیا ہے کہ بسبب اس کے کہ جو انہوں نے مجھے جھٹلا دیا اور ایک اور ترجمہ جو اس سیاق و سباق میں برمحل بیٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ (-) میری جن باتوں میں یہ تکذیب کر رہے ہیں ویسی ہی مقابل کی نصرت عطا فرما یعنی جن جن باتوں میں یہ میری تکذیب کرتے ہیں ایسی نصرت فرما کہ ان سب باتوں میں یہ خود جھوٹے ثابت ہو جائیں۔ اس دعا کی قبولیت کا ذکر اگلی آیت میں ملتا ہے اور وہ انہیں معنوں میں ہے جن معنوں میں میں یہ ترجمہ کر رہا ہوں۔ (-) پس اس دعا کے بعد ہم نے نوح پر وحی نازل فرمائی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے، ہمارے دیکھتے میں ایک کشتی بنا اور اس طرح کشتی بنا جس طرح ہم تم پر وحی نازل فرماتے ہیں۔ (-) اور جب ہمارا حکم آگیا۔ (-) اور چشموں نے خوب جوش مارنا شروع کیا۔ (-) تو اس وقت ہر قسم کے جاندار جو ضروری ہیں ان کے جوڑے لے لینا اور اپنے اہل کو ساتھ لے لینا سوائے اس کے جن کے خلاف ہمارا فیصلہ گزر چکا ہو۔ (-) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارہ میں مجھے خطاب نہ کرنا یعنی میرے سامنے دعا نہ کرنا۔ (-) وہ یقیناً غرق کئے جائیں گے۔

پس دراصل انہوں نے حضرت نوحؑ کو نہ صرف جھوٹا اور ریاء کار بتایا بلکہ قوم کا حضرت نوحؑ کو جو خطاب ہے وہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ ہم انتظار کر رہے ہیں اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ عرصے تک تم اپنے بد انجام کو پہنچنے والے ہو تو یہ تھا ان کا تکذیب کا ذریعہ اور تکذیب کا جو مدعا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھوں کے سامنے یہ جھوٹا ثابت ہو اور ہلاک ہو جائے۔ پس چونکہ حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی کہ (-) اے میرے خدا! میری ویسی ہی نصرت فرما جیسی یہ میری تکذیب کرتے ہیں تو بعینہٖ اس کی قبولیت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی آنکھوں کے سامنے ان کی ہلاکت کی خبر دے دی۔ اور ایسا ہی ہوا۔

پس یہ دعائیں اگر اسی پس منظر کو پیش نظر رکھ کر کی جائیں جس پس منظر میں (کلام الٰہی) نے ان کا ذکر فرمایا ہے تو ان کے اندر قوت بھی بہت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کا مضمون بھی بہت وسیع ہو جاتا ہے اور حالات کے ساتھ مربوط ہو جاتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر بھی جہاں جہاں ایسے حالات گزرتے ہیں یا آئندہ گزریں گے جماعت احمدیہ کو بھی ان دعاؤں سے اسی طرح استفادہ کرنا چاہئے۔

ایک اور دعا کا ذکر ہے جو اسی سلسلے میں ہی ہے۔ (-) پس جب تو اور جو بھی تیرے ساتھ ہو گا کشتی پر سوار ہو جاؤ گے اور اطمینان کے ساتھ محفوظ ہو جاؤ گے (-) تو پھر یہ کہنا کہ (-) تمام حمد، سب تعریف، کامل تعریف محض اللہ ہی کے لئے ہے۔ (-) جس خدا نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات بخشی۔ (-) اور پھر یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب مجھے مبارک منزل پر اتارنا۔ (-) اور تو سب مہمان نوازوں سے اور اتارنے والوں سے بہتر مہمان نواز اور بہتر اتارنے والا ہے۔

یہ دعا ہجرت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس سے پہلے آنحضرت ﷺ کی اس دعا کا ذکر گزر چکا ہے جو آپؐ کو ہجرت کے متعلق سکھائی گئی تھی۔ یہ دعا حضرت نوحؑ کی دعا ہے کہ (مبارک منزل) ہو۔ جہاں میں جاؤں دنیاوی اغراض سے نہ جاؤں بلکہ جو کچھ بھی مجھے ملے تیری طرف سے ملے اور برکتیں عطا ہوں۔ وہ مہاجرین جو آج مختلف ظلم کی جگہوں سے ہجرت کر رہے ہیں یا کل کریں گے یا آئندہ زمانوں میں کریں گے ان کو ہمیشہ یہ دعا پیش نظر رکھنی چاہئے۔ آنحضور ﷺ والی دعا تو بہت ہی جامع و مانع دعا ہے اس کے علاوہ یہ دعا بھی خاص حالات پر اطلاق پاتی ہے اور جو مہاجرین یہ دعا نہیں بھی کر سکے ان کو اب یہ دعا اپنی دعاؤں میں شامل کر لینی چاہئے تاکہ ان کی منزل مبارک ہو اور خدا ہی ہے جو ان کی دیکھ بھال کرنے والا ہو اور ان کی مہمانی کرنے والا ہو۔ اس دعا کے بغیر کسی قوم کو حقیقی میزبانی کا حق عطا نہیں ہو سکتا اور دنیا والے جو میزبانی یا مہمانی کرتے ہیں وہ ایک عارضی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ پس مختلف علاقوں میں جانے والے احمدی (نقل مکانی کرنے والوں) کو انہیں مسائل کا سامنا ہے۔ بعض قومیں بعض دوسری قوموں کے مقابل پر زیادہ فراخ دل ہیں لیکن ہر جگہ اس معاملے میں کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اور ویسے بھی بہت سے غیور احمدی ایسے ہیں جن کے دلوں پر بوجھ ہے کہ ہم جو غیر قوموں کی مدد پر بیٹھے ہوئے، جب تک ہمیں کام کی اجازت نہ ملے گویا ان کی خیرات پر پل رہے ہیں ان کے لئے یہ دعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر یہ دعا کر کے چلتے تو ان کے دل میں ہمیشہ یہ یقین رہتا کہ میری آؤ بھگت کرنے والا دراصل خدا ہی ہے اور میری دعا کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سامان فرمائے ہیں اور اس طرح وہ کسی قسم کی نفسیاتی الجھن کا شکار نہ ہوتے اور پھر اس مدد کے باوجود بھی جو مشکلات ہیں اور حالات میں بعض دفعہ کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں روزمرہ کی زندگی میں بے برکتی بھی ہوتی ہے ان سب کا علاج یہ دعا ہے کہ (-) اے میرے رب! مجھے ایسی جگہ اتار اور اس طرح مجھ سے سلوک فرما کہ میں برکتوں والی جگہ پر اترنے والا ہوں۔ ایسی برکتیں پانے والا ہوں جو تیرے حضور سے عطا ہوتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کو جو دعائیں سکھائی گئیں ان میں سے ایک یہ بھی دعا ہے (-) کہ تو کہہ دے، اے میرے رب! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تو مجھے اپنی زندگی میں ہی دکھا دے جو تو میرے مخالفوں سے وعدے کرتا ہے یعنی ان سے جو وعید کرتا ہے، ان کو جو انذار فرماتا ہے، کیا ہو نہیں سکتا؟ کیا ممکن نہیں۔ التجا کا ایک رنگ ہے۔ کہ میں بھی اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ لوں۔ (-) اور میرے رب! مجھے ظالموں میں شمار نہ فرمانا۔ اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ہے (-) کہ یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم ان سے وعید کرتے ہیں تجھے بھی اس میں سے کچھ دکھا دیں۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 307 تا 312)

روحانی رفعتیں یا روحانی بلندیاں جن ستونوں کے سہاروں پر کھڑی ہیں وہ انسان کے بنائے ہوئے ستون اور سہارے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ستون اور سہارے ہیں ان سہاروں کے بغیر انسان رفعتیں اور بلندیوں پر کھڑا ہی نہیں رہ سکتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 21- اگست 1934ء

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے چند روز بعد حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ میں فرمایا:-

میں نے کئی دفعہ اپنے خطبات میں جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ (صاحب ایمان) کا ہر کام عقل کے ماتحت ہونا چاہئے- صاحب ایمان اور بیوقوفی جمع نہیں سکتی- اس لئے کہ بیوقوفی کی بات پر لوگ ہنسا کرتے ہیں اور صاحب ایمان اپنی کامیاب راہوں میں ہنسی کے قابل نہیں ہوتا- دشمن ہنسے تو ہنسے- جائز طور پر اس کی کسی بات پر ہنسی نہیں کی جا سکتی- کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاحب ایمان کو عزت کے لئے بنایا ہے ہنسی کے لئے نہیں بنایا- اور جسے خدا نے عزت کے لئے بنایا ہو اس کی باتیں ہنسی کے قابل نہیں ہونی چاہئیں- تاکہ وہ اس مقام سے نہ گر جائے جس پر خدا تعالیٰ نے اسے کھڑا کیا ہے- مگر باوجود بار بار توجہ دلائے جانے کے ہمارے احباب ایسی غلطیاں کر جاتے ہیں- جو بعض دفعہ غلط اخلاص کی وجہ سے بعض دفعہ غلط محبت کی وجہ سے- بعض دفعہ بیوقوفی کی وجہ سے- اور بعض دفعہ بعض لوگوں کی منافقت کی وجہ سے مضحکہ انگیز ہو جاتی ہیں- پچھلے دنوں ایک واقعہ ہمیں یہاں ایسا پیش آیا ہے کہ گو میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے اس کے بیان کرنے پر شرم محسوس کرتا ہوں یا اس لئے کہ اپنے دوستوں کے نقص کا ذکر کرنا پڑتا ہے- مجھے اس کے بیان کرنے پر شرم محسوس ہوتی ہے- مگر چونکہ میرے سپرد جماعت کی تربیت کا کام بھی ہے- اس لئے میرا فرض ہے کہ گو مجھے اس کے بیان کرنے پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے- لوگوں کے سامنے بیان کروں-"

اس کے بعد حضرت امام جماعت نے رسول کریم ﷺ کی ایک شادی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جب لوگ کھانا وغیرہ کھا چکے تو اسی جگہ بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگ گئے- رسول کریم ﷺ چاہتے تھے کہ لوگوں نے جب کھانا کھا لیا ہے تو چلے جائیں- اور اگر باتیں ہی کرنی ہیں تو باہر جا کر کریں- مگر آپؐ حیا کی وجہ سے ان سے کہہ نہ سکتے تھے کہ اٹھ جاؤ- آپؐ خاموش رہے اس پر خدا تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ جب کسی کے ہاں کھانا کھانے جاؤ تو کھا کر وہاں بیٹھے نہ رہو- بلکہ جب کھانا کھا چکو تو چلے آؤ- تب آپؐ نے اس حکم کو بیان کیا- گو اس کے بیان کرتے وقت بھی آپ شرم محسوس کرتے تھے-

حضرت صاحب نے فرمایا میرے لڑکے کے ولیمہ کی دعوت ہے- وہ واقعہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے میرے لڑکے کے ولیمہ کی دعوت ہے- ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں آٹھ ہزار کے قریب ہے- یعنی ان گاؤں کے احمدیوں کو ملا کر جو ایک رنگ میں قادیان کا ہی حصہ ہیں- اتنی آبادی سے سات ہزار دو سو سے اوپر قادیان کی احمدیہ آبادی ہے- اور باقی آٹھ سو ملحقہ دیہات کے احمدیوں کی-

اس کے آگے حضرت صاحب نے مکانوں کی تعداد کرائے کے مکانوں کا اور افراد کا ذکر کیا ہے- اور فرمایا کہ-

ان تمام لوگوں کی دعوت کا انتظام نہ تو خاص اہتمام سے کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مالی لحاظ سے- سوائے خاص مالداروں کے- لوگوں کو اتنی وسعت ہوتی ہے کہ اس قدر بار برداشت کر سکیں- اسی وجہ سے یہاں دعوت کے دائرے کو محدود کرنا پڑتا ہے- چنانچہ میں نے اپنے لڑکے ناصر احمد کے ولیمہ کے موقعہ پر منتظمین کو ہدایت دی تھی کہ وہ محلہ وار دعوت کے لئے نمائندوں کا انتخاب کریں- کچھ قریب والے دیہات کے احمدی بلا لئے کچھ یتامیٰ و مساکین اور دارالشیوخ کے لڑکے تھے- اس طرح بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء اور صدر انجمن کے کارکنوں کو شامل کر کے ایک ہزار کے قریب افراد کا اندازہ کیا گیا- اور کھانا جو تیار کیا گیا وہ چودہ سو کا تھا- کیونکہ کچھ کھلانے والے بھی ہوتے ہیں- انہوں نے بھی کھانا کھانا ہوتا ہے- کچھ گھروں میں کھانے کی ضرورت ہوتی ہے- لیکن جب کھانے کا وقت آیا تو کھانا دینے میں بہت دیر ہو گئی تو میں شور سن کر باہر آیا- اس وقت مجھے بتایا گیا کہ سولہ سو کے قریب آدمی جمع ہو چکے ہیں اور ابھی سڑکیں آنے والے لوگوں سے بھری پڑی ہیں- اور لوگ بڑی کثرت سے آ رہے ہیں- ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کھانا ان سب کو کس طرح کھلایا جا سکتا ہے- میں نے دفتر والوں پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ تمہارا قصور ہے تمہیں ٹکٹ جاری کرنے چاہئیں تھے- اب مجھ سے مشورہ لینے کا کیا فائدہ- دس پندرہ منٹ کے بعد جب دوبارہ اندازہ لگایا گیا تو معلوم ہوا دو ہزار آدمی اکٹھا ہو چکا ہے- آخر یہ تجویز کی گئی کہ صدر انجمن کے تمام کارکن' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض رفقاء' اور بہت سے طالب علم اٹھا لئے جائیں- ان لوگوں اٹھا کر کہا گیا کہ آپ پھر کھانا کھا لیں- پہلے اور لوگوں کو کھانا کھلا لیا جائے- اندازاً چھ سو کے قریب لوگ تھے جنہیں اٹھایا گیا- لیکن پھر بھی اندازہ یہ تھا کہ جن لوگوں نے کھانا کھایا وہ سترہ اٹھارہ سو تھے- جو چھ سو اٹھائے گئے انہیں رات کے بارہ بجے کے بعد کچھ چاول تیار کر کے تھوڑے تھوڑے کھلادئے گئے- اور علاوہ ازیں دوسرے دن ان کی دعوت بھی کر دی گئی- مجھے زیادہ افسوس طالب علموں پر رہا کہ دوسرے دن انہوں نے رخصت پر چلے جانا تھا- رات کو وہ یوں بھوکے رہے اور صبح سویرے بغیر دعوت میں شامل ہوئے چھٹیوں پر اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے- یہ ایک ایسی غلطی ہے جس کی اصلاح ہونی نہایت ضروری ہے-

مزید حضرت صاحب نے فرمایا کہ ساڑھے سات ہزار کے قریب جہاں آبادی ہو وہاں تو اول اخراجات کے لحاظ سے ہی محدود ذرائع کے آدمی کے لئے سب کی دعوت کا انتظام کرنا ناقابل برداشت ہے- اور اگر دو اڑھائی ہزار روپیہ خرچ کر کے سب کو دعوت دی بھی جائے تو بھی سب کو ایک انتظام کے ماتحت کھانا کھلانا سخت مشکل ہوتا ہے-

پھر فرمایا میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طبعی طور پر محبت کے جذبات کے ماتحت یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ ہماری دعوت کھانے سے محروم رہیں- ان کی محبت کی قدر کرتا ہوں- لیکن ہر محبت عقل کے ماتحت ہونی چاہئے- جب عقل کا قبضہ اٹھ جاتا ہے تو محبت بیوقوفی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے-

رسول کریم ﷺ کے نمونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپؐ سے زیادہ کوئی مہربان نہیں ہو سکتا- آپؐ کی ایک شخص نے دعوت کی اور چار اور صحابہ کو بھی مدعو کیا- جب رسول کریم ﷺ اس شخص کے مکان کی طرف چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ شامل ہو گیا- جب آپؐ دروازے پر پہنچے تو اس شخص سے جس نے دعوت کی تھی فرمایا کہ تم نے میری اور چار دوستوں کی دعوت کی تھی ہمارے ساتھ یہ شامل ہو گیا ہے اگر اجازت ہو تو آجائے نہیں تو واپس چلا جائے- چونکہ جہاں پانچ کے لئے کھانا پکایا گیا ہو وہاں چھٹا شخص اگر آجائے تو کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوتی- اس لئے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری طرف سے اجازت ہے- یہ شخص بھی آجائے-

پھر حضرت صاحب نے ساتھ آٹھ ہزار کی آبادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ناموں کی فہرست جو میں لکھ سکتا ہوں قادیان میں کوئی ایک آدمی اتنی لمبی فہرست نہیں لکھ سکتا- مجھے لوگوں کے نام ان کے پتے اور ان کی شکلیں بہت یاد رہتی ہیں- مگر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے اس بارہ میں میرا حافظہ بہت اچھا بنایا ہے- کئی لوگ رہ گئے- حتیٰ کہ کئی اچھے اچھے تعلق رکھنے والے لوگ رہ گئے- مثلاً درد صاحب کا خاندان رہ گیا- حالانکہ درد صاحب کے خاندان سے ہمارے خاندان کا بہت پرانا تعلق ہے- صوفی عبدالقدیر صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے ہیں ان کا نام رہ گیا- حالانکہ مولوی عبداللہ صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہایت عزیز تھے- اور قدیم رفقاء میں سے تھے- اور ان لوگوں کو ہم اپنے خاندان کا حصہ سمجھتے ہیں- اسی طرح میرے بہنوئی عبداللہ خان صاحب ہیں ان کا نام رہ گیا- اور یہ نام فہرست کے آخر میں شامل کئے گئے- تو انسان کبھی بھول جاتا ہے-

پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ کچھ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنی غفلت سے یہ سمجھ لیا کہ ہمارا بچہ چھوٹا سا ہے اگر یہ ولیمہ کی دعوت میں شریک ہو گیا تو ہزار ڈیڑھ ہزار کے قریب آدمیوں میں کیا حرج ہو گا- اور اس طرح ہر شخص جہاں خود آیا وہاں اپنے بچوں کو ساتھ لا کر تعداد میں اس نے غیر معمولی اضافہ کر دیا- مجھے معلوم ہوا ہے کہ دعوت میں پانچ چھ سو بچے شریک تھے- حالانکہ عام طور پر بچوں کو ہم نے مدعو نہیں کیا تھا- اس میں شبہ نہیں کہ بعض رشتہ داروں کے بچے مدعو تھے- ایسے مواقع پر رشتہ داروں سے قدرتی طور پر ممتاز سلوک کرنا پڑتا ہے- میں نے دیکھا ہے بعض لوگ نادانی کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ دنیوی رشتے سے دینی رشتہ بہرحال مقدم ہے- اس میں شبہ نہیں کہ دینی رشتہ کو تقدم حاصل ہوتا ہے- جہاں دینی اور دنیاوی دونوں رشتے مل جائیں- وہاں بہرحال ان رشتہ داروں کو مقدم کرنا پڑتا ہے- کیونکہ ان میں دو وجوہ جمع ہو گئے دینی رشتہ داری اور دنیاوی رشتہ داری-

پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ذاتی تعلقات کا حصہ بہت قلیل تھا اور اس میں چند بچے شامل تھے- لیکن باقی تمام بچے ایسے تھے جنہیں بلایا نہیں گیا تھا- حقیقت یہ ہے کہ ہمیں تاریخوں پر غور کرنے سے کبھی معلوم نہیں ہوا کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ولیموں میں بچے بلائے جاتے ہوں- یہ تو ایک دعا کی تحریک ہوتی ہے- اور اس میں بڑی عمر کے لوگوں کا شریک ہونا ضروری ہوتا ہے مگر مجھے بتایا گیا ہے کہ پانچ چھ سو کے قریب بچے دعوت میں شامل تھے-

غرض یہ بھی ایک نادانی تھی- جس کا بعض دوستوں سے اظہار ہو مگر ان میں سب سے زیادہ بری چیز یہ تھی کہ انہوں نے میزبان کی ہتک کی- آخر جب اتنی کثرت سے لوگ آجائیں گے اور انہیں کھانے کو نہیں ملے گا تو کیا اس میں میزبان کی عزت ہے'- لوگ یہی کہتے جائیں گے کہ ہمیں بلایا مگر کھلایا نہیں- اور اگر میں یہ کہوں کہ لوگ بن بلائے آگئے تو یہ بھی کتنی بری بات ہے- پھر بوجہ امام ہونے کے اس کی شرم بھی تو مجھے ہی آئے گی- میں اگر نہ بولوں تب بھی مصیبت کیونکہ لوگوں کی تربیت نہیں ہو سکتی اور اگر کہوں کہ لوگ بن بلائے آگئے تو بھی مصیبت- کیونکہ لوگوں کو حرف گیری کا موقعہ ملے گا-

پھر فرمایا پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں یہ امر سمجھنا چاہئے کہ جو امر ناممکن ہو

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ سے لکھتی ہیں۔

الفضل اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا جا رہا ہے۔ میرا کئی بار دل چاہا کہ آپ کو خط لکھوں لیکن مصروفیت کی وجہ سے نہ لکھ سکی۔

والدین واقفین نو کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتی ہوں جو کہ لاہور کی جماعت نے چھپوائی ہیں اور مجھے میرے کسی جاننے والے نے تحفہ دیا تھا۔ یہ تحفہ مجھے اپنے گاؤں چنڈ بھروانہ بمقام چاہ لڈہانہ میں لجنہ کا کام کرنے کی خوشی میں دیا گیا تھا۔ میں نے سوچا الفضل تمام جگہوں پر جاتا ہے اسی کے ذریعے یہ گذارشات تمام والدین تک پہنچادوں امید ہے کہ آپ میرے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً ضرور اپنا اخبار کی زینت بنائیں گے۔ والدین سے گذارش کریں کہ وہ ان پر اچھی طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔ خدا ہم سب حامی و ناصر ہو۔

والدینِ واقفینِ نو سے گذارشات

1۔ واقفین نو میں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں۔
2۔ واقفین نو میں عبادت سے محبت پیدا کریں۔
3۔ واقفین نو میں امامت سے محبت پیدا کریں۔
4۔ واقفین نو میں کلام اللہ کی تعلیمات سے محبت پیدا کریں۔
5۔ واقفین نو میں دین کی غیرت اور محبت پیدا کریں۔
6۔ واقفین نو میں نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔
7۔ واقفین نو میں کلام الٰہی کی روزانہ تلاوت کی عادت پیدا کریں۔
8۔ واقفین نو میں غصہ ضبط کرنے کی عادت پیدا کریں۔
9۔ واقفین نو میں ہر بات کا جواب سوچ سمجھ کر دینے کی عادت پیدا کریں۔
10۔ واقفین نو میں نظام جماعت اور جماعتی عہدیداروں کا احترام پیدا کریں۔
11۔ واقفین نو میں عزم و ہمت پیدا کریں۔
12۔ واقفین نو میں سخت جانی کی عادت پیدا کریں۔
13۔ واقفین نو میں ہر بات میانہ روی سے اور مبالغہ سے مبرّا کرنے کی عادت پیدا کریں۔
14۔ واقفین نو میں قناعت پیدا کریں۔
15۔ واقفین نو میں وفا پیدا کریں۔
16۔ واقفین نو میں تحمل پیدا کریں۔
17۔ واقفین نو میں امانت اور دیانت پیدا کریں۔
18۔ واقفین نو میں طلب علم کی لگن پیدا کریں۔
19۔ واقفین نو میں پاکیزہ مزاج کی عادت پیدا کریں۔
20۔ واقفین نو میں حساب کتاب رکھنے کی عادت پیدا کریں۔
21۔ واقفین نو میں خوش مزاجی اور تحمل یہ دونوں صفات بچپن سے ہی پیدا کریں۔
22۔ واقفین نو میں بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت کا مادہ پیدا کریں۔
23۔ واقفین نو میں ہر تکلیف کو صبر اور آزمائش کے ساتھ برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔
24۔ واقفین نو کم علم کو حقارت سے نہ دیکھیں۔
25۔ واقفین نو میں بے ہودہ مذاق نہ کرنے کی عادت ڈالیں۔
26۔ واقفین نو کو اردو اور عربی کے علاوہ ایک تیسری زبان سکھائیں۔
27۔ واقفین نو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں۔
28۔ واقفین نو کو اردو اور عربی زبان لازمی سکھائیں۔
29۔ والدین خود اپنے کردار میں تبدیلی پیدا کریں۔
30۔ واقفین نو کو بچپن سے ہی جنرل نالج پڑھائیں۔
31۔ واقفین نو کو اچھا قاری بنائیں۔
32۔ کلام الٰہی ناظرہ کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور مطالب بھی سکھائیں۔
33۔ واقفین نو بچوں کو مالی لحاظ سے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلائیں۔
34۔ واقفین نو میں مخالفانہ بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔
35۔ واقفین نو کو تدریسی مطالعہ کے علاوہ بھی علمی مطالعہ کرنا چاہئے۔
36۔ واقفین نو مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کریں۔
37۔ واقفین نو پر والدین کی گہری نظر ہونی چاہئے۔
38۔ واقفین نو کو ذیلی تنظیموں سے وابستہ کرنا ضروری ہے۔
39۔ گھروں کا ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرا اور پاکیزہ ہونا چاہئے۔
40۔ حقیقی آزادی وقف میں ہے جو خالصتاً خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے۔
41۔ واقفین نو کی محبت سے تربیت کریں تاکہ وہ آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کے اہل بن سکیں۔
42۔ جو خدا کا غلام ہو جائے وہ ہر غیر اللہ کی غلامی سے نجات پا جاتا ہے۔
43۔ والدین واقفین نو کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ عام بچوں سے مختلف دکھائی دیں۔
44۔ عبادت کی پابندی اور عبادت کے لوازمات کے متعلق بچپن سے ہی تعلیم دیں۔
45۔ واقفین نو کو قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیے خصوصیت کے ساتھ پڑھائیں۔
46۔ اگر والدین واقفین نو کی صحیح تربیت اور پرورش سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔
47۔ وقف نو بچے کو دیانت اور امانت کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونا چاہئے۔
48۔ وقف نو بچہ کو بچپن ہی سے سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔
49۔ والدین دعائیں کریں کہ خدا ان کو اپنے لئے خاص کرے۔
50۔ جب واقفین حضرت اسماعیل کی عمر کے لگ بھگ پہنچیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے ماں باپ کی طرح خدا تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرتے ہیں۔
51۔ والدین دعائیں کریں کہ اے خدا ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے۔
52۔ ایسے واقفین نو تیار کریں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے... ہوں۔
53۔ وقف نو کی تحریک جماعت کی طرف سے اولاد کا تزکیہ ہے۔
54۔ واقفین نو کو بہت ہی حسین اور دلکش اور انداز میں پالا پوسا جائے۔
55۔ بعض دفعہ ایسی وقف لڑکی لڑکوں سے بہت بہتر اور مقدر والی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت مریم کے معاملہ میں ہوا۔
56۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔
57۔ ہم چھوٹے بچوں کو خدا تعالیٰ کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔
58۔ واقفات نو کو گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی ضروری ہے۔ اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے۔
59۔ خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔
60۔ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھو کھہا کی تعداد میں واقفین زندگی آنے چاہئیں۔
61۔ واقفات نو کو شروع سے ہی سادہ زندگی سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کرنے کی عادات ڈالنی چاہئے۔
62۔ احمدیت کی اگلی صدی میں واقف زندگی کی اشد ضرورت ہے۔
63۔ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں۔
64۔ یہ ایک تحفہ ہے جو اگلی صدی کو دینا ہے۔
65۔ غلبہ (دین حق) کی دو صدیوں کے سنگم پر واقفین نو کی پیدائش ہوئی ہے۔
66۔ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلہ میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔
67۔ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے گی۔
68۔ خدا کی مقدس امانت آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔
69۔ وقف نو کی تحریک حضرت مریم کی والدہ کی دعا کی حکمت کا فیض ہے جو میرے دل میں ڈالی گئی۔
70۔ واقفین نو بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔
71۔ واقفین نو میں اخلاق حسنہ کی آبیاری کریں۔
72۔ اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہ کریں جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو۔
73۔ ماں باپ کا کردار ان کے قول کے مطابق ہونا چاہئے ورنہ واقفین نو ان سے برا اثر لیں گے۔
74۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔
75۔ واقفین نو کے دل میں تقویٰ ایسے بھر دیں کہ یہ براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔
76۔ واقفین نو کے لئے ایسے مضامین کا انتخاب ہو جس سے سائنس کے متعلق بھی کچھ واقفیت ہو۔
77۔ بچیوں کو b.Ed اور M.Ed ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے یا میڈیکل کی تعلیم دلوائیں۔
78۔ ان بچیوں کو ڈاکٹر بنایا جائے جو خدا کے فضل سے وقف نو میں پیدا ہوئی ہیں۔
79۔ علم کو وسیع کرنے کے لئے اچھے رسائل کتب اور اخبارات کے مطالعہ کی عادت پیدا کریں۔
80۔ احتیاط کریں کہ واقفین نو لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی جھوٹ نہ بولیں۔
81۔ واقفین نو کو گندے لطائف کے ذریعے اپنے یا غیروں کے دل بہلانے کی عادت نہیں ہونی چاہئے۔
82۔ بہت کوشش کر کے ان واقفین نو کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔
83۔ علمی کام میں واقفین بیٹیاں بہت کام آسکتی ہیں وہ گھر میں بیٹھ کر تصانیف کریں۔
84۔ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔
85۔ علم کو علم کی حد تک اور اندازے کو اندازے کی حد تک بیان کرنے کی عادت ڈالیں۔
86۔ واقفین نو کو سطحی چالاکیوں اور شوخیوں سے بچائیں۔
87۔ واقفین نو کو ان ہتھیاروں سے مزین کریں۔ جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔
88۔ واقفین نو کی تربیت کے لئے والدین اپنی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی کامیابیاں

افغانستان میں طالبان کی مسلسل کامیابیوں کی خبریں بدستور آرہی ہیں۔ انہوں نے کابل کے گردونواح میں اپنی پوزیشنوں کو مستحکم کرنے کے ساتھ کابل پر آخری حملے کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ یہ حملہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے اور مبصرین کا خیال یہی ہے کہ صدر ربانی کی وفادار فوجیں طالبان کا یہ حملہ نہیں روک پائیں گی۔ گذشتہ چند دنوں میں طالبان نے کابل کے نواح میں جتنے بھی حملے کئے ہیں وہ کامیاب رہے ہیں اور ایک کے بعد دوسرا علاقہ اور چوکی صدر ربانی کے ہاتھ سے نکل چکی ہے۔

اب کابل پر ایک آخری اور فیصلہ کن حملہ متوقع ہے۔ یہ حملہ صدر ربانی کے ساتھ ساتھ ان کے طاقتور وزیر دفاع اور مسلح افواج کے سربراہ احمد شاہ مسعود کی تقدیر کا بھی فیصلہ کردے گا۔ احمد شاہ مسعود نے روس کے خلاف جنگ میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرکے شہرت حاصل کی تھی لیکن گذشتہ 5 سال سے جو اندرونی خانہ جنگی افغانستان میں جاری ہے وہ روس کے قبضہ سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہو رہی ہے۔ ماضی میں روس کے ہاتھوں افغانی مرتے تھے اب ایک دوسرے کے ہاتھوں مر رہے ہیں۔ کابل کی ریڈ کراس اتھارٹی نے بتایا ہے کہ اس نے گذشتہ 16 دن کے اندر کابل میں جتنے زخمیوں کا علاج کیا ہے اتنی تعداد گذشتہ 5 سال میں کبھی نہیں آئی تھی۔

اب طالبان کا کابل پر قبضہ چونکہ بہت حد تک یقینی ہوتا جارہا ہے اس لئے مغربی ذرائع ابلاغ اب طالبان کی حیثیت.اور ان کے نظریات کے بارے میں زیادہ نمایاں طور پر بیان کررہے ہیں۔ طالبان بنیادی طور پر اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو مسلم بنیاد پرست کہلاتا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ ان کو فنڈامنٹلسٹ کہتے ہیں۔ اس سے مراد ایسی کٹر مذہب پسندی ہے جو اپنے نظریات میں بے حد قدامت پسندانہ ہے اور جن کے نظریات کا دور حاضر کے جدید دور میں فٹ ہونا قطعی ممکن نہیں۔

بی بی سی ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ طالبان نے اس سے قبل قندھار اور ہرات کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد ان علاقوں میں موجود لڑکیوں کے سکولوں کو بند کردیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کو تعلیم دینا غیر اسلامی طریق ہے کابل جو کہ سارے افغانستان میں مقابلتہ "زیادہ پڑھا لکھا اور جدید روشنی کا حامل شہر ہے یہاں پر لڑکیوں کے کئی سکول اور کالج ہیں۔ ان میں زیر تعلیم لڑکیاں اب اس خوف کا شکار ہیں کہ طالبان کے قبضہ کے بعد ان کے سکول بند کردیئے جائیں گے اور ان کو تعلیم حاصل کرنے سے روک دیا جائے گا۔

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ پاکستان طالبان کی حمایت نہیں کرتا کیونکہ یہ لوگ عورتوں کی آزادی اور تعلیم کے خلاف ہیں۔ اس کے باوجود بین الاقوامی مبصرین یہی تاثر دیتے ہیں کہ طالبان کو پاکستان اور امریکہ نے مل کر کھڑا کیا ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت افغانستان میں جس قدر بھی مجاہد تنظیمیں ہیں وہ سب کی سب وہ ہیں جنہوں نے روس کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا اور اس جنگ نے ہی ان کو اسلحہ اور بین الاقوامی روابط عطا کئے تھے۔ کئی مجاہد تنظیموں کا افغانستان سے باہر کئی مسلم ممالک سے رابطہ ہے۔ یہاں سے ان کو مالی امداد اور اسلحہ ملتا ہے۔ انہی مسلمان ملکوں کی تائید سے ان مجاہد تنظیموں کا کام چلتا ہے۔

لیکن طالبان وہ تنظیم ہے جو روس کے حملہ اور روس کے افغانستان چھوڑ جانے کے کئی سال بعد بنی ہے۔ ان میں مبینہ طور پر دینی مدرسوں کے طلباء شامل ہیں جن کو باقاعدہ فوجی ٹریننگ دی گئی ہے۔

لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا طالبان کے کابل پر قبضہ کے بعد افغانستان میں امن قائم ہو جائے گا۔ گل بدین حکمت یار کی تنظیم ابھی تک خاموشی سے طالبان کا ساتھ دے رہی ہے۔ مگر اس طاقتور تنظیم کا طالبان سے کب تک ساتھ رہے گا اس بارے میں کوئی بات یقینی نہیں ہے۔ پھر یہ صدر ربانی کی افواج اگر شکست بھی کھا گئیں تو کیا اس کے بعد وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہیں گی۔ اور یہ کہ کیا دیگر مجاہد تنظیمیں طالبان کو خاموشی سے قبول کرلیں گی؟ بظاہر افغانستان میں طالبان کی کامیابی کے بعد بھی امن قائم ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ افغانستان میں ہر تنظیم گولی کی زبان میں بات کرتی ہے اور کوئی بھی صدق دل سے عام انتخابات کے انعقاد اور ان میں حصہ لینے کا حامی نہیں ہے۔ اس صورت میں کابل میں ایک کے بعد دوسری حکومت تو آسکتی ہے لیکن مستقل اور پائیدار امن کی منزل ابھی تک دھندلکوں میں گم ہے اور نجانے کب تک رہے گی؟

○○○

بوسنیا میں لڑائی جاری ہے

ایک ہفتہ قبل بوسنیا میں جنگ بندی کا اعلان ہوا تھا لیکن اس کے باوجود لڑائی کا میدان سرد نہیں ہوا۔ جنگ بندی سے فوری قبل چند روز جو لڑائی ہوئی اس میں مسلمانوں اور کروٹس نے مل جل کر بوسنیا کے کئی علاقے سربوں سے چھین لئے تھے۔ اور جنگ بندی سے چند گھنٹے قبل مسلمانوں نے سربوں کے مضبوط ترین مرکز بانجولوکا پر قبضہ کرکے بانیالوکا کی سلامتی خطرے میں ڈال دی تھی۔ اب سربوں نے ایک تازہ حملہ کیا ہے اور ان کی کوشش ہے کہ اس قصبے کو واپس لے کر بانیالوکا کو لاحق خطرہ ٹلا دیا جائے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ بوسنیا میں سربوں اور مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ جس کے قبضے میں جو علاقہ آگیا اس پر اس کا مستقل قبضہ جاری رہے گا۔ اس لئے امریکہ میں اس ماہ کے آخر میں ہونے والے امن مذاکرات سے پہلے اپنی پوزیشن مضبوط کرلی جائے۔

ادھر مغربی طاقتیں بوسنیا میں نیٹو کی افواج بھیجنے کی تیاری کررہی ہیں۔ روس نے بھی اس فوج میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن کہا تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو نیٹو کی کمان میں نہیں دے گا۔ اب روس کے دارالحکومت ماسکو میں اس بارے میں ہونے والی بات چیت ناکام رہی ہے۔ امریکہ نے تو اپنی افواج کو نیٹو کی کمان میں دینے کی حامی بھردی ہے لیکن روس ابھی تک ایسا کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

روس سربوں کا پرانا حامی ہے۔ اس کا خیال یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنی افواج کو بوسنیا میں متعین کی جانے والی افواج میں شامل کردے تاکہ سربوں کی حمایت میں کوئی نہ کوئی کارروائی کرنے کا راستہ نکالا جاسکے۔ لیکن اگر روس کا مغربی طاقتوں سے سمجھوتہ نہ ہوا تو قیاس غالب یہی ہے کہ روس کے بغیر ہی بوسنیا میں 50- 60 ہزار افواج بھیج دی جائے گی جو متوقع امن سمجھوتے پر عمل کراسکیں۔

○○○

سری لنکا میں تاملوں کی مزاحمت

سری لنکا کی افواج نے تامل علیحدگی پسندوں کے خلاف جو شدید حملہ شروع کیا ہے۔ اس کے جواب میں تاملوں نے سری لنکا میں تیل کے دو بڑے ڈپوؤں پر حملہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں شدید آگ بھڑک اٹھی ہے اور شدید دھوئیں اور آگ سے آسمان سیاہ ہوچکا ہے۔ یہ آگ اتنی شدید ہے کہ سری لنکا کے مقامی ذرائع اس کو بجھانے میں ناکام ہوچکے ہیں اور ان کی طرف سے اب بھارت کو مدد کی درخواست کی گئی ہے۔

دوسری طرف سرکاری افواج تامل باغیوں کے خلاف اپنی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں اور سینکڑوں تامل باشندے ہلاک ہوچکے ہیں پھر بھی ان کی طرف سے شدید مزاحمت جاری ہے۔ یہ لڑائی کیا نتیجہ پیدا کرے گی۔ اس کے بارے میں کوئی بات قطعیت سے نہیں کہی جاسکتی ہے۔ تاہم تاملوں کا رویہ اور شدید مزاحمت یہ بتا رہی ہے کہ سری لنکا کی فوج نے بھڑوں کے چھتے پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔

تاملوں نے تیل کے جن دو ڈپوؤں کو آگ لگائی ہے اس سے 3 کروڑ ڈالر کا نقصان متوقع ہے۔ اور سرکاری افواج کے مورال پر اس کا سخت برا اثر پڑ رہا ہے۔

○○○

بھارتی پنجاب۔ سورج گرہن

بھارت میں 24- اکتوبر کو نظر آنے والے سورج گرہن سے مذہبی فائدہ اٹھانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ بھارتی پنجاب کے علاقے کرو کشیتر میں ایک مقام پر بہت سے یاتریوں کی آمد کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ خیال ہے کہ اس جگہ پر 15 سے 20 لاکھ یاتری آئیں گے اور سورج گرہن کے وقت اشنان کرکے ثواب حاصل کرسکیں گے۔

ان لوگوں کی رہائش کھانے پینے کے اوپر لگ بھگ ایک کروڑ روپے کا خرچ متوقع ہے۔ اس موقع پر دہشت گردوں کے حملے کا بھی خطرہ ہے۔ لیکن عام خیال یہی ہے کہ یاتریوں کی بھاری اکثریت دہشت گردوں کے حملوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا سفر ترک نہیں کرے گی۔

○○○

ربوہ سے گذرنے والی گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-01
2- کراچی - سرگودھا (سپر ایکسپرس)	11-12
3- کراچی - پشاور (جناب ایکسپرس)	19-00
4- لاہور- سرگودھا	19-22
5- لاہور-ماڑی انڈس	22-36

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-19
2- سرگودھا-لاہور	6-06
3- پشاور - کراچی (چناب ایکسپریس)	10-07
4- سرگودھا - کراچی (سپر ایکسپرس)	17-57
5- لالہ موسیٰ-فیصل آباد	18-33

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ دار الیمن ربوہ بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم قریشی عبدالعزیز صاحب محلہ عبداللہ کالونی سرگودھا کچھ دنوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ آج کل ان کی حالت تشویش ناک ہے۔ بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور فعال عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ثوبیہ ہماٹیچر گورنمنٹ نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ بعارضہ فالج و شوگر بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب روالپنڈی ابن مکرم کیپٹن چوہدری عبدالخالق صاحب سابق سیکرٹری تحریک جدید راولپنڈی حال مقیم امریکہ ایک آپریشن کے بعد مورخہ 95-9-28 کو بعمر 45 سال وفات پاگئے۔ ان کی میت ربوہ مورخہ 95-9-30 کو لائی گئی جہاں جنازہ کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ والدین نے امریکہ سے ربوہ پہنچ کر جنازہ میں شرکت کی۔

خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

اعلان داخلہ ایم اے

ایجوکیشن گورنمنٹ

ایجوکیشن کالج برائے

خواتین لاہور

○ کالج ہذا نے ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) دو سالہ کورس کی کلاس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-11-5 مقرر ہے۔

تاریخ تحریری امتحان 12- نومبر 1995ء 10- بجے صبح

تاریخ انٹرویو 18- نومبر 1995ء 9- بجے صبح

صرف تحریری امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا۔ انٹرویو کے وقت اصل اسناد پیش کرنا ہوں گی۔

تعلیمی قابلیت:۔ امیدوار نے بی اے کے امتحان میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو- یا بی اے میں ایجوکیشن کے مضمون میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو- بی اے میں ایجوکیشن کا مضمون پڑھا ہونا لازمی ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 95-1-21 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ پاکستان نیوی انجینئرنگ کالج کراچی میں سویلین کے لئے مخصوص نشستوں پر B.E (میکینکل اور الیکٹریکل) ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ مندرجہ ذیل بنیادوں پر ہوگا۔

1- ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں کم از کم 65% نمبر حاصل کئے ہوں۔

2- داخلہ سے قبل انگریزی' فزکس اور میتھ میں داخلہ ٹیسٹ پاس کیا ہو۔

3- انٹرویو کلیئر کیا ہو۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ 95-10-2 مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "DAWN" 95-10-20 ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

موصیان کرام

○ موصی کی جائیداد سے اگر کوئی آمدنی ہوتی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی 1/16 ادا کرنا لازم ہوگا۔

جس جائیداد کا حصہ سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام لازمی رہے گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پتہ درکار ہے

○ مکرم رانا عزیز احمد صاحب ابن رانا محمد صدیق صاحب وصیت نمبر 21041 نے 1972ء میں حیدر آباد سے وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ امتہ الحی صاحبہ وصیت نمبر 7237 اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مکان نمبر 14/16 دار العلوم غربی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 7048 اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب 53/2 سٹریٹ نمبر 5 خیابان مومن ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ محترمہ نور بیگم صاحبہ وصیت نمبر 12901 زوجہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے 1950ء میں لدھیکے نیویں ضلع لاہور سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ مکرمہ زینب بیگم صاحبہ وصیت نمبر 6757 اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب ساکن قادیان (ان کا ایک مکان پشاور میں بھی تھا) کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔

اگر موصی یا موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو ان کے مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے پتہ سے دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں اسی طرح مقامی جماعت کو نئے پتہ سے آگاہ کریں۔ یاد رہے پتہ سے آگاہ رکھنا ہر موصی کی ذمہ داری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 1

ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگائی ہو تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر اور غریب کی بحث نہیں ہے۔(-)

مختلف ملکوں کے بدلتے ہوئے فیشن آپ کے طرز زندگی سے مختلف نہیں ہو سکتے یعنی ہر قوم اگر چاہے تو آپ کا فیشن اختیار کر سکتی ہے اور وہ فیشن بنیادی طور پر پاکیزگی ہے۔ نظافت ہے اور یہ ہر کسی کے بس میں ہے۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ گھر سلیقے کے رکھیں اور گھر کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔

(از خطبہ 26- مارچ 1993ء)

بقیہ صفحہ 5

تربیت کریں۔

89- واقفین نو کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔

90- واقفین نو کو بار بار مرکز لے کر جائیں۔

91- تحریک وقف نو کی برکات سے حصہ لیں۔

92- واقفات نو کو سلیقہ مند بنائیں۔

93- واقفین نو آئندہ صدی کی نسلوں کی تربیت کے لئے عظیم الشان مجاہدین ہیں۔

94- وقف نو کے مقبول ہونے کے لئے پرسوز دعائیں کریں۔

95- واقفین نو کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں۔

96- واقفین نو بچوں کی تربیت میں دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں۔ خود ان کے لئے دعا کریں اور ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں۔

97- واقفات نو کو کمپیوٹر اور ٹائپ کا ماہر بنائیں جماعت کو اس کی بھی ضرورت ہے۔

98- وقف نو بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کریں۔

99- واقفین نو کی تعلیم میں ان کے طبعی بچپن کے رجحانات کو پیش نظر رکھیں۔

100- صد سالہ جوبلی کا تحفہ........واقفین نو۔

بقیہ صفحہ 4

اسے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اول تو ساری جماعت کو انتظامی لحاظ سے بلایا نہیں جا سکتا دوسرے مالی لحاظ سے بھی دقت ہوتی ہے۔ پھر دفتر والوں کو بھی چاہئے تھا کہ وہ ٹکٹ جاری کرتے۔ یہ بھی غلطی ہوئی ہے۔ قرعہ کی تجویز مجھے اس لئے پسند نہیں کہ اس میں یہ دقت ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ ایک شخص کا ہی نام بار بار نکلتا رہے۔ اس لئے آئندہ یہ طریق اختیار کرنا چاہئے۔ کہ باری باری لوگوں کو دعوت میں شامل کیا جائے۔ سوائے ایسے کارکنوں کے جن کا قریب رہنا ہر دعوت میں (مذہبی) یا تمدنی طور پر ضروری ہوتا ہے۔ بہرحال اس نظام میں اصلاح کی ضرورت ہے۔

پھر فرمایا- آئندہ کے لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ ایک تو جب تک بچوں کو بلایا نہ جائے انہیں ہمراہ نہ لایا جائے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ یہ سمجھ لیا جاتا ہے میں اکیلا ہی بچے کو لے جا رہا ہوں۔ اور لوگ اپنے بچے ساتھ نہیں لائیں گے۔؟ پھر کہیں بھی احادیث سے یہ ثابت نہیں کہ دعوتوں کے موقعہ پر بچے بھی بلائے جاتے تھے۔ اور اگر اخلاص کی وجہ سے ہی اپنے بچے ہمراہ لائے تھے تو پھر وہی کر لینا تھا۔ جو رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ کیا۔ آپ نے دعوت کی تو دیکھا کہ لوگوں میں بہت جوش ہے۔ اور وہ سب شامل ہونے کے لئے بے تاب ہیں۔ آپ نے فرمایا جو آئے گھر سے کھانا لیتا آئے۔ اگر یہاں یہی ہو جاتا تو کوئی دقت نہ ہوتی۔ ہر شخص جو بن بلائے آتا اپنے گھر سے کھانا لے آتا اور سب مل کر کھا لیتے۔ اور صاحب ایمان میں یہ کوئی شرم کی بات نہیں۔ پس اس طرح تو ہم بھی کر سکتے تھے۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر تو یہی ہو سکتا ہے کہ چند آدمیوں کی دعوت کر دی جائے اور انہیں کھانا کھلا دیا جائے۔

رسول کریم ﷺ کے زمانے میں کبھی یہ شکایت نہیں سنی گئی کہ پچاس آدمی کو کیوں بلا لیا گیا۔ مدینہ کے تمام افراد کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ عورتوں کی بھی اسی رنگ میں دعوت کی جاتی مگر پھر میں نے کہا کہ اگر عورتیں بھی اسی طرح آئیں تو پہلی غلطی دہرائی جائے گی۔ اس لئے اپنی رشتہ دار عورتیں اور چند دیگر عورتوں کو بلا لیا گیا۔"

اس خطبہ میں دعوت ولیمہ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اور جو ہدایات جماعت کو دی گئی ہیں۔ وہ ایسی ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کو پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ خزانے کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ گرفتار شدہ فوجی افسر مذہبی جنونی ہیں۔ یہ تنگ نظر اور بنیاد پرست ہیں۔ حکومت نے مذہبی جنونیوں کے محاسبے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے ملک کو بہت نقصان پہنچایا۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مخدوم الطاف کی وفات کا معاملہ خدا کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جنونی جس شعبے میں بھی ہوں گے ان کا محاسبہ کریں گے ان لوگوں نے اپنی تنگ نظری سے ملک کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ وفاقی وزیر نے ظاہر پیر کے علاقے میں سیلاب زدگان کو امدادی چیک تقسیم کئے۔

○ سعودی عرب میں بم کا دھماکہ ہونے سے 6 نمازی شہید ہو گئے جبکہ 101 زخمی ہوئے۔ ریاض سے 500 کلومیٹر دور جنوب مغرب میں واقع ایک گاؤں کوبی کی مسجد میں بم کا یہ دھماکہ اس وقت ہوا جب مسجد میں تقریباً 500 نمازی جمعہ ادا کر رہے تھے۔ اچانک کوئی شخص بم پھینک کر بھاگ گیا۔ سعودی وزارت داخلہ نے بتایا ہے کہ چند نمازیوں سے ذاتی دشمنی کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ سعودی سرکاری خبر رساں ایجنسی اور ٹیلی ویژن کے مطابق پولیس نے علاقے کا محاصرہ کر لیا ہے اور مجرموں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ کوئی فوجی انقلاب آنے والا نہیں تھا۔ نہ آئے گا۔ فوجی افسروں کی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈسپلن کی خلاف ورزیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا ہے وہ واضح نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوم سیاہ کا تماشا قوم نے دیکھ لیا ہے۔ قومی مسائل اور اچھے مقاصد کے لئے اپوزیشن کی کال پر قوم فوراً لبیک کہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اور حکومت میں صلح ملک کے لئے بہتر ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ ہر ایس ایچ او کی دو سال کے لئے تعیناتی کے لئے نوٹیفکیشن جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل جاوید ناصر ریٹائرڈ نے کہا ہے کہ فوج میں تبدیلی لانے کی سوچ بچگانہ ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق گرفتار شدہ فوجی افسروں کا جنرل جاوید ناصر سے بھی تعلق تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے گرفتار نہیں کیا گیا۔ نہ ہی میں بیرون ملک گیا ہوں۔ میں تبلیغ دین کے لئے حتی المقدور اپنی مساعی جاری رکھے ہوئے ہوں۔ فوجی افسروں کی گرفتاری کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کے اقدامات سے کوئی فوجی انقلاب لایا جا سکتا ہے یا راتوں رات اقتدار پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں غیر آئینی تبدیلی نہیں لائی جائے گی۔ مڈٹرم الیکشن کے ذریعے تبدیلی آئے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیراعظم نے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کو ملک توڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ ان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ کراچی میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں افراد کو ہلاک کریں اس پر انعام ملے گا۔ اگر کم لوگ مرے تو سزا دی جائے گی۔ جن کے بزرگوں نے پاکستان بنایا ان کو دہشت گرد قرار دے کر مارا جا رہا ہے۔ پنجاب اور سرحد کا کوئی شخص مارا جاتا ہے تو اس کی لاش وزیروں کے ساتھ بھیج کر لسانی نفرت اور تعصب کو ہوا دی جاتی ہے۔ مرنے والے زیادہ تر مہاجر اور اردو بولنے والے ہیں۔ کراچی بچانے کے لئے قوم اور سیاسی جماعتوں کو متحد ہونا پڑے گا ورنہ پورے ملک کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ بے نظیر ٹولے کو مزید مہلت مل گئی تو حادثہ ہو سکتا ہے۔ حکومت ہٹائے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہم انسانی حقوق کے حوالے سے دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ گئے۔ کشمیر کی بات کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ دنیا کے کسی خطے میں ایسا نہیں ہو رہا جیسا کراچی میں ہو رہا ہے۔ ہم نے الطاف کو تعاون کی یقین دہانی کرا دی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کراچی میں پریس کانفرنس میں فوجی افسروں کی گرفتاری اور جنرل وحید کی ملازمت میں توسیع پر تبصرے سے گریز کیا۔

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے دو ارکان کو لندن جانے سے روک دیا گیا شعیب بخاری اور قاضی خالد علی الطاف حسین سے ضروری ہدایات لینے کے لئے لندن جانا چاہتے تھے۔ حکام نے بتایا کہ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے پانچوں ارکان پر بیرون ملک جانے پر پابندی ہے اور ان کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ پر درج ہیں۔

○ پرائیویٹ بسوں ویگنوں کے کرایوں میں ایک پیسہ فی کلومیٹر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ بیرون شہر چلنے والی بسوں اور ویگنوں وغیرہ پر بھی لاگو ہوگا۔

○ فیصل آباد اور بعض دیگر شہروں میں پٹرول کی قلت سے کاروبار حیات معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ پٹرول پمپوں پر لمبی لمبی لائنیں لگ رہی ہیں۔

○ بھارت غیر وابستہ ممالک کی کانفرنس میں بھی کشمیر کے مسئلے پر شکست کھا گیا۔ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی حمایت کی گئی ہے۔ حتمی اعلان میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت دہشت گردی جدوجہد آزادی اور انسانی حقوق کے موضوعات کا نمایاں طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

○ براؤن ترمیم پر ابھی تک کے اندازوں کے مطابق حق اور مخالفت میں ووٹ برابر ہیں۔ امریکہ میں پاکستان اور بھارت کی طرف سے جوڑ توڑ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ قطعی فیصلہ 24۔اکتوبر کو ہوگا پاکستان نے سفارتی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ سفارت خانہ 24 گھنٹے کھلا رہے گا۔ پاکستانی وفد کے ارکان بھی حمایت حاصل کرنے کے لئے سرگرم ہو گئے۔ بھارت اور اسرائیل کے حکام نے بھی سینیٹروں سے اور ایوان نمائندگان کے ارکان سے رابطے بڑھا دیئے ہیں۔ صدر کلنٹن اور ان کی انتظامیہ پاکستان کی حمایت کر رہی ہے۔ سینیٹر براؤن نے کہا ہے کہ اس ترمیم کی منظوری پاکستان سے دوستی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ امریکی ساکھ اور اصولوں کا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جنوبی ایشیا کا اہم ملک بننے والا ہے۔

○ کراچی میں پولیس کی فائرنگ سے خاتون سمیت 3 بے گناہ ہلاک ہو گئے۔ دیگر واقعات میں 4۔افراد جاں بحق ہوئے۔ پولیس نے سب انسپکٹر سے موٹر سائیکل چھیننے والے اور پھر فرار ہونے والوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ لیاقت آباد سے دو ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ اورنگی ٹاؤن کے محاصرے کے دوران بیسیوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیاقت آباد میں پولیس مقابلے کے بعد ملزم اسلحے سمیت پکڑا گیا۔ کورنگی میں اندھا دھند فائرنگ ہوئی۔

○ طالبان نے کابل پر شدید حملہ کر دیا ہے۔ راکٹوں کے حملے سے 15۔افراد ہلاک ہو گئے۔ طالبان نے جنوبی کابل سے چند کلومیٹر دور پوزیشنیں سنبھال لی ہیں بی بی سی نے بتایا ہے کہ طالبان کابل کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ مورچہ بند ہو کر بھرپور حملہ کریں گے۔ جنگ بندی کا معاہدہ قبول کرنے کا دعوی بڑا مشکل لگتا ہے۔

○ ایک اطلاع کے مطابق بھارت نے افغانستان میں اپنی فوجیں اتار دی ہیں۔ طالبان نے صدر ربانی کی فوج کے سینکڑوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ طالبان کے خلاف صدر ربانی کی مدد کے لئے سینکڑوں بلیک کیٹس بھارتی کمانڈوز' 82 جنگی طیارے اور 75 ہیلی کاپٹر کابل پہنچ چکے ہیں۔ اسلحہ سے لیس جہاز باگرام اور خواجہ اداش ایئرپورٹ پر موجود ہیں۔ ایران نے افغان صوبہ نمروز سے متصل اپنے سرحدی علاقہ میں فوجی نقل و حمل شروع کر دی ہے۔ زرنج کے علاقہ میں بھی طالبان اور سرکاری فوج میں جھڑپیں ہوئی ہیں۔ کابل پر قبضہ کے لئے گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جنوب مشرق میں اہم علاقہ تب خاک اور اس کی تمام نواحی چوکیاں طالبان کے قبضہ میں آ گئی ہیں۔ شوریٰ ہم آہنگی اور طالبان کے درمیان مشترکہ حملہ پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ صرف مستقبل کی حکومت پر اختلاف ہے۔ حکمت یار تمام معاملات پہلے نمٹانا چاہتے ہیں۔ جبکہ طالبان فتح کے بعد غور کرنا چاہتے ہیں۔

○ بناسپتی گھی بنانے والوں کی ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ گھی کی قیمت دو روپے فی کلوگرام کم ہو جائے گی۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون، 212379 558

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت 6/-
زر گل ہیئر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت 20/-
حسن نکھار کریم — کیل، مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت 10/-
حسن نکھار اُبٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت 12/-
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت 12/-
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون:- 212434- 211434 (04524)